سوال

(171) فعل قوم لوط کے مرتکبین سے سلوک

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قوم لوط کے عمل جیسا عمل کرنے والے اور جس سے کیا گیا حدیث کے مطابق دونوں کو مار دینے کا حکم ہے کیا یہ عمل کئے جانے کے بعد کوئی بھی نیک عمل قبول نہیں ہوگا؟ کیونکہ اس حکم سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس شخص کو جینے کا کوئی حق نہیں نیز یہ بات ذہن میں رہے کہ یہ کام جاہلیت میں ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

گناہ کسی قسم کا بھی ہو اللہ تعالی توبہ کرنے سے معاف کرسکتے ہیں۔ سورۃ الفرقان : ۶۸،۶۹ میں اللہ تعالیٰ نے ناحق قتل زنا وغیرہ کے جرم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو یہ کام کرے گا قیامت کے دن اسے دوگنا عذاب ملے گا اور وہ ہمیشہ اس میں رہے گا آگے فرمایا :

مَن تابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صالِحًا فَأُولـٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئاتِهِم حَسَناتٍ ۗ وَكانَ اللَّهُ غَفورًا رَحيمًا ﴿٧٠﴾... الفرقان

''اور جس نے توبہ کرلی، اور نیک اعمال سر انجام دیئے، ان کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کردیں گے اور اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا رحم والا ہے۔''

دوسری جگہ فرماتے ہیں :

قُل يا عِبادِيَ الَّذينَ أَسرَفوا عَلىٰ أَنفُسِهِم لا تَقنَطوا مِن رَحمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغفِرُ الذُّنوبَ جَميعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الغَفورُ الرَّحيمُ ﴿٥٣﴾... الزمر

''(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) میرے ان بندوں سے کہہ دو جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہوئی ہے کہ وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں اللہ تعالیٰ (توبہ سے) سارے گناہ معاف کردیتا ہے۔'' (التوبہ : ۵۳،۵۴)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

((اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ))

''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔'' (ابنِ ماجہ وقال اسنادہ صحیح)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج1

محدث فتویٰ